(ب) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) بطور مثالی سربراہِ ریاست

ریاستِ مدینہ

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عقیدۂ رسالت کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بطور سربراہِ ریاست نبوی منہج (امر بالمعروف و نہی عن المنکر، امن و امان، جہاد فی سبیل اللہ، ترقی، استحکام اور بین الاقوامی تعلقات) کے بارے میں شعور حاصل کر سکیں۔
- ریاستِ مدینہ کے تناظر میں سیرت نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے نظم و نسق کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی روشنی میں سربراہِ ریاست کی ذمہ داریوں کی ادائی کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے سربراہِ ریاست کی عملی مثالوں کو بوقت ضرورت اپنے کردار کا حصہ بنا سکیں۔
- سربراہِ ریاست کے نمایاں اوصاف کو مختلف سربراہی حیثیتوں میں عملی طور پر اپنا کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکیں۔

سوال 1: سربراہِ ریاست کی حیثیت سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

یا ریاست مدینہ کے نظم نسق پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: اللہ کے احکام پر مبنی فلاحی ریاست:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے مدینہ منورہ میں ایک ایسی ریاست قائم کی جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ہدایات، انصاف، اور مساوات پر تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا مقصد ایک ایسا معاشرہ بنانا تھا جہاں ہر انسان کو اس کا حق ملے، چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، اور سب کو مذہبی آزادی حاصل ہو۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اقلیتوں کے حقوق کا خاص خیال رکھا اور ان کی حفاظت کو ضروری سمجھا۔ اس ریاست میں سب کو برابر سمجھا جاتا تھا اور کوئی بھی کسی کے ساتھ ناانصافی کا شکار نہیں ہوتا تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے لوگوں کے درمیان بھائی چارے، محبت اور فلاحی اقدار کو فروغ دیا تاکہ سب خوشحال اور پرامن زندگی گزار سکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ} (سورۃ النحل، 90)

ترجمہ: "بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا۔"

مزید ارشاد فرمایا:

{وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ} (سورۃ البقرۃ: 195)

ترجمہ: "بے شک اللہ نیک لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔"

اسی اصول کو آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے ریاستی معاملات میں جاری فرمایا۔

stepacademyofficial.com

اقلیتوں کے ساتھ امن کا معاہدہ:

اقلیتوں کے ساتھ امن کا معاہدہ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی مدینہ کی ریاست کی اہم خصوصیات میں سے تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مدینہ منورہ میں مختلف قبائل اور مذاہب کے درمیان بھائی چارے اور امن قائم کرنے کے لیے ایک جامع معاہدہ کیا جسے "میثاقِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی دی گئی اور ان کے حقوق کی حفاظت کی گئی تاکہ وہ بلا خوف و خطر اپنی عبادات کر سکیں۔ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے یہ واضح کیا کہ ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل ہیں اور کوئی بھی دوسروں پر ظلم نہیں کرے گا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے خطبات اور عمل سے ثابت کیا کہ امن، رواداری اور عدل ہی کامیاب معاشرے کی بنیاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (سورۃ الحجرات: 10)

ترجمہ: "بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں"

یہ آیت اقلیتوں اور اکثریت کے درمیان محبت اور احترام کا درس دیتی ہے تاکہ معاشرہ متحد اور خوشحال رہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی یہ تعلیم آج بھی دنیا کے لیے امن و رواداری کا بہترین پیغام ہے۔

مواخاتِ مدینہ:

مواخاتِ مدینہ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی مدینہ منورہ میں آباد ہونے والے مہاجرین اور انصار کے درمیان محبت، بھائی چارے اور تعاون کا ایک عظیم معاہدہ تھا۔ جب نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو انہوں نے مہاجرین کی مدد کے لیے انصار کے ساتھ بھائی چارہ قائم کیا تاکہ نئے آنے والوں کو رہنے، روزگار اور دیگر ضروریات میں سہولت ملے۔ اس معاہدے نے نہ صرف معاشرتی اتحاد کو مضبوط کیا بلکہ ایک مضبوط اور خوشحال کمیونٹی کی بنیاد رکھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"المؤمنونَ كالجسدِ الواحدِ، إذا اشتكى منهُ عضوٌ تداعى لهُ سائرُ الجسدِ بالسهرِ والحمى۔"

ترجمہ: "مؤمنین ایک جسم کی مانند ہیں، جب اس کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم بے چینی اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے۔"

(صحیح بخاری: 6011)

مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم کر کے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جو بھائی چارے، ایثار، اور محبت پر قائم تھا۔ قرآن میں اس بھائی چارے کا ذکر یوں کیا گیا:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (سورۃ الحشر، 9)

ترجمہ: "اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو"

مواخات کی بدولت مدینہ میں محبت، تعاون اور بھائی چارہ پروان چڑھا، جس سے ریاست مدینہ مضبوط ہوئی۔ اس سے ہمیں سیکھنا چاہیے کہ بھائی چارے اور باہمی تعاون سے ہی معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

مسجد نبوی:

مسجد نبوی نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی مدینہ منورہ میں بنائی گئی پہلی مسجد تھی، جو نہ صرف عبادت کا مرکز تھی بلکہ اسلامی تعلیمات، اجتماع اور سماجی امور کا بھی مرکز تھی۔ یہاں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے اصحاب کی تربیت فرمائی، فتویٰ دیا اور اسلامی

stepacademyofficial.com

قانون نافذ کیا۔ مسجد نبوی میں مسلمانوں کو اتحاد، بھائی چارے اور مساوات کا درس دیا جاتا تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم خود بھی اکثر یہاں نماز پڑھتے، لوگوں سے ملاقات کرتے اور ان کے مسائل سنتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"من بنى لله مسجداً بنى الله له مثله في الجنة۔"

"جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے اس جیسی جگہ بنائے گا۔" (صحیح بخاری: 450)

مسجد نبوی آج بھی دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے روحانی مرکز اور اتحاد کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ (سورۃ الجن: 18)

ترجمہ: "اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔"

یہ مقام ہمیں یاد دلاتا ہے کہ مسجد صرف عبادت کی جگہ نہیں بلکہ ایمان اور بھائی چارے کی قوت کا مرکز بھی ہے۔

داخلی امور میں مثالی انتظام و عدل:

داخلی امور میں نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کا انتظام و عدل بے مثال تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی ریاست مدینہ میں ہر قسم کے مسائل کو انصاف، حکمت اور مساوات کے ساتھ حل کیا۔ چاہے وہ چھوٹے چھوٹے خانگی جھگڑے ہوں یا بڑے سیاسی مسائل، سب کو سنجیدگی سے سنا اور حق کے مطابق فیصلہ فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے قاضیوں کی تقرری کی تاکہ عدالتی نظام مضبوط اور بے نیاز ہو۔ ہر فرد کو اس کا حق دیا جاتا اور کوئی بھی امیر یا غریب کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کی جاتی تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا فرمان ہے:

"اللہ کے نزدیک سب سے عزیز وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کے لیے مفید ہو۔" (صحیح بخاری: 6025)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى﴾

ترجمہ: "بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا۔" (سورۃ النحل: 90)

"نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی یہ قیادت آج بھی حکمرانوں اور معاشروں کے لیے بہترین نمونہ ہے کہ انصاف اور عدل کے بغیر کوئی ریاست قائم نہیں رہ سکتی۔

رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے ریاست مدینہ کے داخلی استحکام کے لیے قانون کی بالادستی، نظم و ضبط، اخلاقی تربیت، اور سماجی فلاح کو اولین ترجیح دی۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا:

"اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ" (صحیح بخاری: 893)

"امام (حاکم) نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔"

خارجی امور میں بصیرت و تدبر:

خارجی امور میں نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کی بصیرت و تدبر نے اسلام کی حفاظت اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے دشمنوں کے حملوں اور سیاسی حالات کو بہت سمجھداری سے دیکھا اور ہر معاملے میں حکمت عملی سے کام لیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے جنگوں میں نہ صرف بہادری کا مظاہرہ کیا بلکہ امن کے مواقع پر مذاکرات اور معاہدات کو بھی ترجیح دی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی یہ تدبیر ہمیں سکھاتی ہے کہ کسی بھی قوم یا ریاست کی کامیابی کے لیے دور اندیشی اور سمجھداری بہت ضروری ہے۔ اللہ

stepacademyofficial.com

تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً﴾ (سورۃ البقرۃ: 95)

ترجمہ: "اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والے اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں فضیلت بخشی ہے"

یہ آیت ایمان والوں کی فضیلت اور ان کی سمجھ بوجھ کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ نبی خاتم النبیین ﷺ کی بصیرت آج بھی دنیا کے حکمرانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

سوال 2: مثالی سربراہ ریاست کی حیثیت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی حکمت عملی کے بنیادی عناصر بیان کریں۔

جواب: ریاستِ نبوی خاتم النبیین ﷺ کا نظام نہ صرف عبادات کا محافظ تھا بلکہ معاشرتی عدل، اقتصادی توازن، اقلیتوں کے حقوق اور باہمی اخوت کی مثال بھی تھا۔ یہ نظام آج بھی دنیا کے لیے ایک مکمل فلاحی ماڈل ہے

سیرتِ نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کی روح:

سیرتِ نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کی روح دراصل توحید، عدل، رحم، اخلاص، تقویٰ اور خدمتِ خلق جیسے اعلیٰ اخلاقی اصولوں پر مبنی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی پوری زندگی انسانیت کے لیے ایک مثالی نمونہ ہے، جس میں ہر قول و فعل اللہ کی رضا کے لیے تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت کا اصل مقصد انسان کو اللہ سے جوڑنا، اخلاقی بلندی پر لے جانا، اور ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا تھا جہاں ہر شخص کو امن، انصاف اور عزت حاصل ہو۔

آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا:

"تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے، اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔" (شعب الایمان، حدیث: 2528)

آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے غیر مسلموں کے حقوق کی پاسداری کا بھی خاص اہتمام فرمایا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

"اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا فَاَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (سنن ابی داؤد: 3052)

ترجمہ: "جو کسی غیر مسلم پر ظلم کرے یا اس کا حق چھینے، تو قیامت کے دن میں اس کا مخالف ہوں گا۔"

یہ ارشادات اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے ایک ایسی اسلامی ریاست قائم کی جس میں مذہبی رواداری، عدل، اور احترامِ انسانیت کو بنیادی مقام حاصل تھا۔

ریاستِ مدینہ میں نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کی حکمتِ عملی کا مقصد صرف نظامِ حکومت چلانا نہیں بلکہ ایک صالح، منصفانہ اور انسان دوست معاشرہ قائم کرنا تھا۔ اشاعتِ اسلام کے منظم اور حکیمانہ انتظام سے لے کر معاشرتی امن اور انسانیت کے احترام تک، ہر پہلو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) ایک ایسے سربراہِ ریاست تھے جن کی قیادت ہر دور کے حکمران کے لیے مثالی نمونہ ہے۔

ریاستی استحکام کے لیے حکمتِ عملی:

نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے مدینہ منورہ میں جو اسلامی ریاست قائم فرمائی، اس کا استحکام اعلیٰ حکمت، مشاورت، عدل و انصاف اور باہمی اخوت جیسے اصولوں پر قائم تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے داخلی امن کے لیے "مواخاتِ مدینہ" کے ذریعے مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنایا، جس سے سماجی ہم آہنگی پیدا ہوئی۔ اقلیتوں کے ساتھ "میثاقِ مدینہ" طے کر کے مذہبی آزادی اور باہمی احترام کی

stepacademyofficial.com

بنیاد رکھی گئی۔ معاشرتی انصاف، غربت کا خاتمہ، زکوٰۃ کا نظام، عدالتی خودمختاری اور اخلاقی تربیت جیسے اقدامات ریاستی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے لیے استعمال کیے گئے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے قرآنی اصولوں پر عمل کر کے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ایک مستحکم، منصفانہ اور پائیدار ریاست کی بنیاد رکھی، جو دنیا کے لیے ایک مثالی فلاحی ریاست بن گئی۔

مشاورتی نظام:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی قائم کردہ ریاست کا ایک اہم اور مضبوط ستون "مشاورت" تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہر اہم معاملے میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ لیتے اور ان کی آراء کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ چاہے جنگ کا معاملہ ہو، معاہدہ ہو یا کوئی داخلی فیصلہ، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہمیشہ شوریٰ کو اختیار دیا۔ مشورہ لینا نہ صرف انتظامی بصیرت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ امت کے اتحاد، اطمینان اور اعتماد کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ (سورۃ آل عمران: 159)

ترجمہ: "اور (ضروری) معاملات میں اُن سے مشورہ کیجیے۔"

مشاورتی نظام نہ صرف شخصی آمریت کا خاتمہ کرتا ہے بلکہ لوگوں کو فیصلوں میں شامل کر کے ریاست کو مستحکم، منظم اور فعال بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں بھی مشاورت کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔

گورنر اور انتظامی افسران کا تقرر:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے اسلامی ریاست کے استحکام اور نظم و نسق کے لیے گورنر اور انتظامی افسران کا تقرر نہایت حکمت، دیانت اور قابلیت کی بنیاد پر فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہر شخص کی دیانت، علم، شریعت فہمی، عوامی خدمت اور عدل پسندی کو مدنظر رکھ کر عہدہ عطا فرماتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمان، اور حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر فرمایا۔

فرمانِ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہے:

"مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ، فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ، كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (صحیح مسلم: 1833)

"ہم جسے کوئی ذمہ داری سونپیں اور وہ اس میں سے کوئی چیز چھپائے، تو وہ قیامت کے دن اسے ساتھ لائے گا۔"

یہ تقرریاں عدل، جواب دہی اور احتساب کے اصولوں پر مبنی ہوتیں، تاکہ ریاستی معاملات میں شفافیت اور عوامی فلاح کو یقینی بنایا جا سکے۔

مالی نظام اور سرکاری اہلکاروں کی تنخواہیں:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے مدینہ منورہ میں ایک منظم مالی نظام قائم فرمایا جس کا مقصد بیت المال کی حفاظت، زکوٰۃ کی منصفانہ تقسیم، غربت کا خاتمہ اور ریاستی امور کی درست انجام دہی تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے سرکاری اہلکاروں، گورنروں اور عاملین کے لیے تنخواہوں کا باقاعدہ نظام مقرر فرمایا تاکہ وہ دیانتداری کے ساتھ فرائض انجام دیں اور خیانت یا رشوت سے بچیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہمارے عاملین کے لیے وظیفے مقرر فرمائے، تاکہ وہ مالِ حرام سے بچیں۔"

stepacademyofficial.com

(الکامل فی التاریخ، ابن اثیر، جلد 2، صفحہ 208)

ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات جمع کرنے پر بھیجا۔ واپسی پر انہوں نے کچھ مال پیش کیا اور کچھ کہا کہ "یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے۔" اس پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے منبر پر فرمایا:

"أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ. فَيَنْظُرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا؟" (صحیح بخاری: 7174)

"وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر بیٹھا رہتا، دیکھتا کیا اسے وہاں بھی تحفے ملتے؟" یہی منظم اور شفاف مالی نظام آج کے دور کی فلاحی ریاستوں کے لیے بھی مشعل راہ ہے، جو عدل، دیانت اور خدمت کے اصولوں پر قائم ہو۔

دفاعی حکمت عملی:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی قائم کردہ اسلامی ریاست کی بقا، تحفظ اور استحکام کے لیے دفاعی حکمتِ عملی نہایت مضبوط اور مدبرانہ تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے صرف تلوار کے ذریعے نہیں بلکہ حکمت، تدبر، منصوبہ بندی اور اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر دفاعی نظام استوار فرمایا۔ مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنا، مجاہدین کو مناسب تربیت دینا، صف بندی اور جدید وسائل کا استعمال آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ (سورۃ الانفال: 60)

ترجمہ: "اور (مسلمانو!) تم اُن (کفار سے لڑنے) کے لیے تیار رکھو جتنی قوت تم سے ممکن ہو"

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہر جنگ سے پہلے مشاورت فرمائی، جاسوسی نظام کو فعال رکھا، اور کبھی دشمن کو کمزور سمجھ کر غفلت نہ برتی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اخلاص، نظم وضبط اور فدائیت کا سبق دیا جس سے اسلامی ریاست ناقابل تسخیر بن گئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی دفاعی حکمتِ عملی نہ صرف دشمن کو شکست دینے کے لیے تھی بلکہ اسلامی اقدار اور امن کے قیام کو بھی یقینی بناتی تھی۔

دشمن کی طاقت کو کمزور کرنا:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے دشمن کی طاقت کو کمزور کرنے کے لیے ہمیشہ حکمت، تدبر اور پیشگی منصوبہ بندی پر زور دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جنگی مہمات میں صرف طاقت کے زور پر نہیں بلکہ ذہانت، خفیہ معلومات، دشمن کے حوصلے پست کرنے اور اتحاد کو توڑنے جیسے موثر طریقے اختیار کیے۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق اس کی روشن مثالیں ہیں، جہاں کم وسائل کے باوجود دشمن کو شکست دی گئی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿خُذُوْا حِذْرَكُمْ﴾ (سورۃ النساء: 71)

ترجمہ: "اے ایمان والو! (دشمن سے مقابلہ کے وقت) اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھو"

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کبھی دشمن کو مکمل کھلی چھوٹ نہیں دی بلکہ اُس کے منصوبوں کو قبل از وقت معلوم کرنے، راستے بند کرنے، اور منافقین کے کردار کو بے نقاب کرنے جیسے اقدامات سے دشمن کی طاقت توڑ دی۔ مثلاً، غزوۂ خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ دشمن کی پیش قدمی کو روکنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح غزوۂ حدیبیہ کا صلح نامہ وقتی طور پر دشمن کی چالوں کو بے اثر کرنے کا بہترین ذریعہ بنا، جس کے نتیجے میں بعد میں اسلام کو بڑی فتوحات حاصل ہوئیں۔ یہ حکمت عملی آج بھی امن وانصاف کے قیام کے لیے ایک بہترین ماڈل ہے۔

stepacademyofficial.com

سوال 3: ریاستِ مدینہ کی خارجہ پالیسی پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: ## قبائل سے سفارتی تعلقات:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے اسلامی ریاست کے استحکام اور پیغامِ اسلام کی تبلیغ کے لیے مختلف قبائل سے سفارتی تعلقات قائم کیے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان تعلقات کی بنیاد حسنِ سلوک، باہمی احترام، پرامن بقائے باہمی اور عدل پر رکھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کئی قبائل کے ساتھ امن کے معاہدے کیے، خطوط لکھے اور نمائندے بھیجے تاکہ جنگ کی بجائے بات چیت سے مسائل کا حل نکلے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (سورۃ فصلت: 34)

ترجمہ: "تم (بدی کو) بہترین نیکی سے دفع کرو۔"

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بنی خزاعہ، بنی ضمرہ، بنی نجران، اور دیگر قبائل سے معاہدے کیے جن سے نہ صرف دشمن کی طاقت کم ہوئی بلکہ اسلام کی ساکھ اور اثر و رسوخ بڑھا۔ صلح حدیبیہ بھی ایک عظیم سفارتی حکمت عملی تھی جس نے قریش کے ساتھ وقتی امن پیدا کر کے اسلام کو مزید مضبوطی عطا کی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے یہ سفارتی تعلقات آج کی سفارتی دنیا کے لیے بہترین مثال ہیں جن میں وقار، حکمت اور صلح کا پیغام نمایاں ہے۔

زبردست خارجہ پالیسی:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی خارجہ پالیسی تاریخِ انسانی کی ایک مثالی اور کامیاب مثال ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صرف داخلی نظم و نسق پر توجہ نہیں دی بلکہ بیرونی اقوام، بادشاہوں، قبائل اور دشمنوں سے تعلقات میں حکمت، بصیرت، امن پسندی اور دعوتِ حق کو بنیاد بنایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مختلف ممالک کے بادشاہوں کو خطوط بھیجے اور ان میں سے کئی نے عزت و احترام کے ساتھ ان خطوط کا جواب دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خارجہ پالیسی کا مقصد جنگ نہیں بلکہ امن، رواداری، انصاف اور دعوتِ اسلام کا فروغ تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے روم، فارس، مصر اور حبشہ کے حکمرانوں کو خطوط ارسال فرمائے اور ان میں اسلام کی دعوت کے ساتھ امن و انصاف کا پیغام شامل کیا۔ صلح حدیبیہ، فتح مکہ کے بعد عام معافی، اور نجران کے مسیحیوں کے ساتھ معاہدہ، سب خارجی پالیسی کے ایسے شاہکار ہیں جن سے دنیا امن و انصاف کے سبق حاصل کر سکتی ہے۔ یہ پالیسی اس بات کی غماز ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دنیا کو صرف حکومت نہیں بلکہ اخلاق، رحمت اور حکمت کی قیادت عطا فرمائی۔

صلح حدیبیہ بظاہر ایک سخت معاہدہ لگتا تھا، لیکن نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی دور اندیشی نے اسے اسلام کی فتح کا دروازہ بنا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن اس معاہدے کو "فتح مبین" کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ (سورۃ الفتح: 1) "(اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم!) بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا فرمائی۔"

یہ معاہدہ بتاتا ہے کہ امن، صبر اور حکمت کے ساتھ فتح ممکن ہے۔

بادشاہوں کو دعوتی خطوط:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے جب مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم فرمائی اور عرب میں امن و استحکام پیدا ہوا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے دعوتِ اسلام کو عرب سے باہر پھیلانے کے لیے مختلف بادشاہوں کو دعوتی خطوط ارسال فرمائے۔ ان خطوط کا مقصد یہ تھا کہ دنیا کے طاقتور حکمرانوں کو توحید، نبوت اور آخرت کے پیغام سے روشناس کرایا جائے اور انہیں عدل و رحمت پر مبنی اسلامی تعلیمات

stepacademyofficial.com

ی طرف بلایا جائے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے جن بادشاہوں کو خطوط بھیجے ان میں روم کے بادشاہ ہرقل، فارس کے کسریٰ، حبشہ کے نجاشی، مصر کے مقوقس، بحرین کے منذر بن ساوی اور دیگر حکمران شامل تھے۔ ان خطوط میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے نہایت نرم، مؤدبانہ اور حکیمانہ انداز اپنایا، اور اللہ کے پیغام کی طرف انہیں بلایا۔ بعض حکمرانوں نے احترام سے جواب دیا، جیسے نجاشی نے اسلام قبول کیا، جبکہ بعض نے گستاخی کی جیسے کسریٰ نے خط پھاڑ دیا، جس پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"اللہ اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا" اور ایسا ہی ہوا۔ (صحیح بخاری: 4424)

یہ خطوط نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عالمی دعوت، بصیرت اور رحمت للعالمین کا واضح ثبوت ہیں، جن میں پوری انسانیت کے لیے ہدایت اور خیر خواہی کا پیغام تھا۔

خلاصہ کلام:

نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کی سیرتِ مبارکہ ہر مسلمان کے لیے زندگی کے ہر شعبے میں ایک کامل نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے خاندانی زندگی سے لے کر ریاستی معاملات، اخلاق و تربیت، عدل و مساوات، اور خارجی تعلقات تک ہر میدان میں ایسا مثالی کردار پیش فرمایا جو آج بھی انسانیت کے لیے راہِ نجات ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی خارجہ پالیسی، دعوتی خطوط، اقلیتوں کے ساتھ حسنِ سلوک، داخلی نظم و ضبط، اور مشاورتی نظام اسلام کی عالمگیر تعلیمات اور امن پسند مزاج کی نمائندگی کرتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی پوری حیات طیبہ ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع زندگی گزارنا، عدل و انصاف قائم کرنا، اور انسانیت کی فلاح کے لیے جدوجہد کرنا ہی اصل کامیابی ہے۔ آج بھی اگر امت مسلمہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے طریقوں پر عمل کرے تو دنیا میں امن، بھائی چارہ اور عدل کا نظام قائم ہو سکتا ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) ریاستِ مدینہ کی بنیاد کس اصول پر رکھی گئی تھی؟

(الف) طاقت اور جنگ — (ب) مال و دولت

(ج) اللہ تعالیٰ کے احکامات اور عدل و مساوات ✓ — (د) قبائلی نظام

(ii) مدینہ منورہ میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ہونے والے معاہدے کا نام ہے:

(الف) معاہدہ حلف الفضول — (ب) میثاقِ مدینہ ✓

(ج) صلح حدیبیہ — (د) معاہدہ بدر

(iii) مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے کیا کردار ادا کیا؟

(الف) صرف نگرانی کی — (ب) خود پتھر ڈھوئے اور محنت کی ✓

(ج) جگہ وقف کی — (د) چھت پختہ کروائی

(iv) مسجد نبوی کا پہلا استعمال کیا تھا؟

(الف) عبادت، تعلیم و تربیت اور عدالتی فیصلے ✓ — (ب) صرف نماز

(ج) کاروبار — (د) فوجی مشقیں

stepacademyofficial.com

(v) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے مالی نظام کے اہلکار کس بنیاد پر مقرر فرمائے؟

(الف) حسب ونسب　　(ب) دیانتداری اور صلاحیت ✓

(ج) مالداری　　(د) شہرت

(vi) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے نظام قائم فرمایا:

(الف) قبیلہ وار مشورہ　　(ب) مشاورتی نظام ✓　　(ج) جمہوریت　　(د) مطلق العنان نظام

(vii) ریاستِ مدینہ میں فوجی نظام کس بنیاد پر استوار کیا گیا؟

(الف) حملہ کرنے پر　　(ب) بادشاہت کے لیے

(ج) قبیلہ پرستی　　(د) دفاع اور امن قائم رکھنے کے لیے ✓

(viii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے دشمن کی طاقت کم کرنے کے لیے کیا طریقہ اپنایا؟

(الف) صرف جنگ　　(ب) اتحاد، حکمت اور صلح کی حکمت عملی ✓

(ج) مال کی لالچ　　(د) مکمل بائیکاٹ

(ix) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے قبائل سے تعلقات قائم کیے:

(الف) جنگی ساز و سامان لینے کے لیے　　(ب) اسلامی سلطنت کی وسعت کے لیے

(ج) صلح، سلامتی اور تبلیغ کے لیے ✓　　(د) ان کو غلام بنانے کے لیے

(x) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے بادشاہوں کو دعوتی خطوط کس مقصد کے تحت بھیجے؟

(الف) سیاسی تعلقات　　(ب) توحید، نبوت اور اسلام کی دعوت کے لیے ✓

(ج) تجارت کے لیے　　(د) جنگ کی اطلاع دینے کے لیے

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) ریاستِ مدینہ کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی گئی؟

جواب: ریاستِ مدینہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ہدایات، عدل، مساوات، معاشرتی انصاف اور فلاحی اقدار پر رکھی گئی تھی تاکہ ہر فرد کو اس کے حقوق میسر آئیں۔

(ii) میثاقِ مدینہ کیا تھا اور اس کا مقصد کیا تھا؟

جواب: یہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک معاہدہ تھا جس کا مقصد مذہبی آزادی، عدل، باہمی احترام اور اجتماعی تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔

(iii) مواخاتِ مدینہ سے کیا مقصد حاصل کیا گیا؟

جواب: اس کے ذریعے مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنایا گیا، تاکہ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو کر اسلامی اخوت کو عملی طور پر قائم کیا جا سکے۔

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے داخلی امور میں کیا حکمت عملی اپنائی؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے عدل و انصاف، مشاورت، دیانتداری اور نظم و ضبط پر مبنی نظام قائم کیا جو ریاست کی بنیاد کو مستحکم کرتا تھا۔

stepacademyofficial.com

(v) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مشاورت کو کتنی اہمیت دی؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اہم فیصلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیتے اور قرآن میں بھی حکم ہے:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران: 159)۔

(vi) ریاست مدینہ میں گورنر اور افسران کی تعیناتی کا معیار کیا تھا؟

جواب: اہلکاروں کا تقرر علم، تقویٰ، دیانت اور انتظامی صلاحیت کی بنیاد پر کیا جاتا تاکہ نظام عدل کے ساتھ چلے۔

(vii) مالی نظام میں انصاف کیسے یقینی بنایا گیا؟

جواب: زکوٰۃ، صدقات اور فے کے مال کی تقسیم شفاف طریقے سے کی جاتی اور اہلکاروں کی تنخواہیں مقرر تھیں تاکہ خیانت نہ ہو۔

(viii) دفاعی حکمت عملی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ترجیح کیا تھی؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دفاعی حکمت عملی کو مضبوط کیا، تربیت یافتہ فوج تیار کی، اور جنگ کے بجائے صلح و حکمت کو ترجیح دی۔

(ix) دشمن کی طاقت کو کمزور کرنے کے لیے کون سی تدابیر اختیار کی گئیں؟

جواب: مذہبی دعوت، سیاسی معاہدے، انٹیلیجنس کا نظام اور صلح کے معاہدے دشمن کے عزائم کو ناکام بنانے کے لیے استعمال کیے گئے۔

(x) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خارجہ پالیسی کا خلاصہ کیا تھا؟

جواب: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پالیسی دعوت، صلح، حکمت، سفارت اور عدل پر مبنی تھی جس نے ریاستِ مدینہ کو مضبوط اور پرامن بنایا۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ریاستی امور کی انجام دہی کے لیے مرکزی حیثیت حاصل تھی:

(الف) صفہ کے چبوترے کو (ب) مسجد نبوی کو ✓
(ج) دارِ ارقم کو (د) مسجد قُبا کو

(ii) ریاستِ مدینہ میں دین کی تعلیم کے لیے جو درس گاہ قائم کی گئی اس کا نام تھا:

(الف) دارِ ارقم (ب) دار العلوم (ج) صفہ ✓ (د) دار الھجرۃ

(iii) حضرت معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو گورنر بنایا گیا:

(الف) ایران کا (ب) یمن کا ✓ (ج) مصر کا (د) شام کا

(iv) نبی کریم (خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) کی خارجہ پالیسی کا شاہ کار ہے:

(الف) میثاقِ مدینہ (ب) مؤاخات مدینہ (ج) صلح حدیبیہ ✓ (د) فتح مکہ

(v) مؤاخات مدینہ کا سب سے اہم مقصد تھا:

(الف) مہاجرین کی آبادکاری ✓ (ب) مسلمانوں کی تعلیم و تربیت
(ج) بیرونی انتشار کا خاتمہ (د) امن و امان کا قیام

stepacademyofficial.com

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) دشمنوں کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے کیا اقدامات فرمائے؟

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے سراغ رسانی (انٹیلیجنس) کا منظم نظام قائم فرمایا تاکہ دشمنوں کے منصوبوں، ارادوں اور سرگرمیوں سے بروقت آگاہی حاصل کی جاسکے۔

(ii) مدینہ منورہ کے اردگرد آباد قبائل کے ساتھ معاہدوں کی وجہ سے اسلامی ریاست کو کیا فوائد حاصل ہوئے؟

جواب: ان معاہدوں سے ریاستِ مدینہ کو خارجی خطرات سے تحفظ ملا، امن قائم ہوا، اور مسلمانوں کی سیاسی و عسکری پوزیشن مضبوط ہوئی۔

(iii) ریاستِ مدینہ کے تعلیمی نظام کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

جواب: ریاستِ مدینہ میں صفہ کو ایک باقاعدہ دینی درس گاہ کی حیثیت حاصل تھی، جہاں تعلیم و تربیت کا مستقل انتظام تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مختلف قبائل میں دین کی تبلیغ کے لیے بھیجا جاتا تھا۔

(iv) عہدِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) میں سرکاری ملازمین کو بیت المال سے کتنی تنخواہ ملتی تھی؟

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے سرکاری ملازمین کو بیت المال سے اتنی ہی تنخواہ دی جس سے ان کی بنیادی ضروریات پوری ہو سکیں، فضول خرچی کی اجازت نہ تھی۔

(v) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی خارجہ پالیسی کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی خارجہ پالیسی کے نتیجے میں دشمنوں کے ناپاک عزائم ناکام ہوئے، اسلام کی دعوت دنیا بھر میں پھیلی، اور کئی علاقے بعد ازاں اسلامی ریاست کا حصہ بن گئے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

سربراہِ ریاست کی حیثیت سے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ واساتذہ کرام

☆ اساتذہ کرام طلبہ کو نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے اسوۂ حسنہ سے سربراہِ ریاست کے چند عملی اقدامات کے واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔

☆ اسوۂ حسنہ کی روشنی میں سربراہِ خاندان کے ان اوصاف کی فہرست بنائیں جس کے نتیجے میں ایک مثالی فلاحی ریاست بن سکتی ہے۔

☆ نیچے دیے گئے سربراہِ ریاست کے رویّوں میں سے درست اور غلط کی نشان دہی کریں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ان رویوں کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں:

خوش اخلاقی	اپنی رائے مسلّط کرنا	مشاورت	تکبر	لوگوں کی خبر گیری	اختیارات کا ناجائز استعمال	

☆ سربراہِ ریاست کے رویوں میں سے پانچ ایسے رویوں پر نشان لگائیں جو آپ اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ رویے کن افراد کے ساتھ اختیار کریں گے:

رویے	حوصلہ افزائی	عدل وانصاف کی فراہمی	یکساں مواقع کی فراہمی	مشاورت	محاسبہ	سزا	خیر خواہی	قانون کی پاسداری
افراد								

stepacademyofficial.com